33

سلسلة اربعينات الحدیث النبوی

قال رسول اللہ ﷺ: نَضَّرَ اللّٰهُ اِمرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فِي السيئات

اربعینِ سیئات

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی



ترتیب، تخریج و اضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنّہ پبلیکیشنز۔ لاہور

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

33

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا

فِي السَّيِّئَاتِ

اربعینِ سیئات

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

www.assunnah.live

نام کتاب: اربعینِ سیئات

تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

- تقریظ 5
- اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا 14
- قبر پرستی 15
- اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرانا 15
- جادو اور علم نجوم 16
- قومیت پرستی 18
- عقیدہ "نور من نور اللّٰہ" 18
- شرکِ اصغر 19
- غیر اللہ کی قسم کھانا 21
- رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا 21
- صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کو گالی دینا 21
- مسلمان کو کافر کہنا 22
- مسلمان کو ناحق قتل کرنا 23
- مسلمان کو ناحق تکلیف پہنچانا 23
- لعنت کرنا 24
- نماز میں طمانیت ترک کرنا 25
- مقتدی کا امام سے (عمداً) سبقت لے جانا 25
- زکوۃ ادا نہ کرنا 26
- بلاعذر رمضان کے روزے ترک کرنا 27
- بدعت ایجاد کرنا 28

- سودخوری..................29
- رشوت لینا اور دینا..................30
- زمین پر ناجائز قبضہ کرنا..................30
- یتیم کا مال کھانا..................31
- حرام مال کھانا..................32
- ناپ تول میں کمی کرنا..................33
- خیانت کرنا..................34
- ظلم کرنا..................34
- جانوروں پر ظلم کرنا..................36
- احسان جتلانا..................36
- غیبت..................37
- وعدہ خلافی..................38
- پڑوسیوں سے بدسلوکی..................39
- مزدور کو پوری اجرت نہ دینا..................40
- قرض ادا نہ کرنا..................40
- چوری کرنا..................41
- جوا کھیلنا..................42
- شراب نوشی..................43
- زنا کاری..................44
- لواطت..................45
- تکبر..................45
- فہرست آیاتِ قرآنیہ..................47
- فہرست احادیث نبویہ..................49
- مراجع ومصادر..................52

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

’’اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن و سنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔‘‘

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾﴾ [الشوری: 52]

’’(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔‘‘

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾﴾

[المائدة : 67]

’’اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔‘‘

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ’’فتح القدیر‘‘ میں لکھتے ہیں کہ ’’بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ‘‘ کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیۃ ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

''عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ''

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ"[1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔))[2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص: 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث: 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ۔ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔'' [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جھودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰی أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

”میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔“

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ”فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ”وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ“ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقی : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے موقّر مجلہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِىْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔"أَلْاَرْبَعُوْنَ فِي السَّيِّاٰتِ" زیورِطباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . أَمَّا بَعْدُ:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿١١٦﴾ ﴾ (النساء: 116)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اسے اللہ قطعاً نہ بخشے گا کہ اُس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ گناہ جس کو چاہے معاف فرما دیتا ہے، اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔''

حدیث: 1

((عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ ثَلَاثًا قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ......)) [1]

''سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟ رسول مکرم ﷺ نے تین بار یہی فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور! اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (سب سے بڑا گناہ) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ہے......۔''

[1] صحيح بخاري، كتاب الشهادات، باب ما قيل في شهادة الزور، رقم: 2654، صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: 87.

قبر پرستی

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ﴾

(بنی اسرائیل : 23)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور آپ کے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ لوگو! تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔''

حدیث :2

((وَعَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِ هِمْ مَسَاجِدَ .)) [1]

''اور حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، اُنھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا ڈالا۔''

اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرانا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾

(التوبة : 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اُن لوگوں نے اپنے عالموں اور اپنے عابدوں کو اللہ کے بجائے رب بنا لیا۔''

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الصلوٰة، رقم: 435، 436، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب النهى عن بناء المساجد على القبور، رقم:531.

حدیث :3

((وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ: وَهُوَ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةِ ﴿ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ، قَالَ: أَجَلْ وَلٰكِنْ يُحِلُّوْنَ لَهُمْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيَسْتَحِلُّوْنَ، وَيُحَرِّمُوْنَ عَلَيْهِمْ مَّا اَحَلَّ اللّٰهُ فَيُحَرِّمُوْنَهُ، فَتِلْكَ عِبَادَتُهُمْ لَهُمْ .)) [1]

''اور سیّدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے جب ان آیات کی تلاوت سنی: ﴿ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ تو متعجبانہ انداز سے کہنے لگے: ہم لوگ ان کی عبادت تو نہیں کیا کرتے تھے؟ اس پر رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھیک ہے، لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو اُن کے لیے حلال کرتے تھے جسے وہ لوگ حلال مان لیتے تھے، اور وہ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام کرتے تھے جسے وہ لوگ حرام مان لیتے تھے، پس یہی تو اُن کی عبادت ہے۔''

جادو اور علم نجوم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ

[1] سنن ترمذی، ابواب التفسیر، رقم :3095، سنن الکبریٰ للبیهقي:116/10، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللّٰه ﷺ، باب ''ومن سورة التوبة'' رقم: 3095۔ شیخ البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

وَ زَوْجِهٖ ؕ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ یَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّهُمْ وَ لَا یَنْفَعُهُمْ ؕ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ۫ وَ لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

(البقرة: 102)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ پیچھے ہو لئے اُن باتوں کے جو شیاطین، سلیمان کے عہدِ سلطنت میں پڑھا کرتے تھے، اور سلیمان نے کفر نہیں کیا، بلکہ شیاطین نے کفر کیا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے، اور اُس چیز کے پیچھے ہو لئے جو بابل میں ہاروت و ماروت دو فرشتوں پر اُتاری گئی۔ اور وہ دونوں کسی کو جادو سکھانے سے پہلے بتایا کرتے تھے کہ ہم تو صرف آزمائش کے طور پر بھیجے گئے ہیں، اس لیے کفر نہ کرو، پھر بھی وہ لوگ اُن دونوں سے وہ کچھ سیکھتے تھے، جس کے ذریعہ آدمی اور اُس کی بیوی کے درمیان تفریق پیدا کرتے تھے، اور وہ اُس (جادو) کے ذریعہ بغیر اللہ کی مشیت کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے، اور لوگ اُن سے وہ چیز سیکھتے تھے جو اُن کے لیے نقصان دہ تھی اور نفع نہ پہنچا سکتی تھی، حالانکہ وہ جانتے تھے کہ جو کوئی جادو کو اختیار کرے گا اُس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا، اور بہت ہی بری شے تھی، جس کے بدلے اُنھوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا، کاش! وہ اس بات کو سمجھتے۔''

حدیث: 4

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتٰی کَاهِنًا اَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا یَقُوْلُ، فَقَدْ کَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَی مُحَمَّدٍ.)) [1]

[1] مسند احمد: 429/2، 408، سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب فی الکاھن، رقم: 390، سنن ترمذی، کتاب الطھارة، باب ماجآء فی کراھیة اتیان الحائض، رقم: 13۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

’’اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی کاہن یا نجومی کے پاس جائے اور جو بات وہ کہے اُس کی تصدیق کرے، تو اُس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ شریعت کے ساتھ کفر کیا۔‘‘

قومیت پرستی

حدیث 5:

((وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي وَسْطِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ: أَيُّهَا النَّاسُ! اَلا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، اَلا لا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ، وَلَا أَحْمَرَ عَلٰى اَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلٰى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوٰى .)) [1]

’’اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! یقیناً تمہارا رب بھی ایک ہے، اور تمہارا باپ بھی ایک ہے۔ یاد رکھو! کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، (نیز) سرخ کو سیاہ فام پر اور سیاہ فام کو سرخ پر کوئی برتری حاصل نہیں، البتہ جس میں تقویٰ زیادہ ہو، وہ عزت والا ہے۔‘‘

عقیدہ ’’نور من نور اللہ‘‘

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ﴾ (الکھف : 110)

---

[1] مسند احمد:5/411، رقم:23489۔ شیخ ارناؤط نے اسے ’’صحیح الاسناد‘‘ کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ کہہ دیجیے کہ میں تو تمہارے جیسا ہی ایک انسان ہوں، مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہے۔''

حدیث 6:

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری طرح کا انسان ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو (اسی طرح) میں بھی بھول جاتا ہوں۔''

شرکِ اصغر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۟ۙ ﴾ (النساء : 142)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک منافقین اللہ سے چالبازیاں کر رہے ہیں، اور وہ اُنھیں اس چالبازی کا بدلہ دینے والا ہے، اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، تو کاہل بن کر کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں سے ریاکاری کرتے ہیں، اور اللہ کو برائے نام یاد کرتے ہیں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الصلوٰة، باب التوجّه نحو القبلة حيث كان، رقم: 401، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلوٰة، باب السهو فى الصلوٰة والسجود له، رقم: 572.

لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦٤﴾

(البقرة : 264)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اُس آدمی کی مانند جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے، اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا، اس کی مثال اُس چٹان کی ہے جس پر مٹی ہو، پھر اُس پر زور کی بارش ہو جو اُسے صرف ایک سخت پتھر چھوڑ دے۔ ان ریاکاروں نے جو کمایا تھا اُس میں سے اُنھیں کچھ بھی ہاتھ نہ آئے گا۔ اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

حدیث: 7

((وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ. قَالُوْا: وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ؟ قَالَ: اَلرِّيَاءُ؟ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِأَصْحَابِ ذٰلِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا جَازَى النَّاسَ: اِذْهَبُوْا إِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاؤُوْنَ فِي الدُّنْيَا؛ فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً؟)) [1]

''اور حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ خوف والی چیز جس کا مجھے تم پر خوف ہے، وہ شرکِ اصغر ہے۔ لوگوں نے پوچھا: (اے اللہ کے رسول!) شرکِ اصغر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دکھاوا جس روز لوگوں کو اُن کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، اُس روز اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائے گا: جاؤ، اُن لوگوں کے پاس جنھیں دکھانے کے لیے تم دنیا میں عمل کیا کرتے تھے اور دیکھو! تمھیں اُن کے پاس سے کوئی بدلہ ملتا ہے؟''

[1] شعب الإيمان للبيهقي: 333/5، رقم: 6831، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 901.

غیر اللہ کی قسم کھانا

حدیث: 8

((وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی، تحقیق اس نے شرک کیا۔''

رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا

حدیث: 9

((وَعَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيِّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يَّقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.)) [2]

''اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی مجھ پر ایسی بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی، اُسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ آگ بنالے۔''

صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کو گالی دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الایمان والنذور، رقم:3251، سنن الترمذی، کتاب النذور والأیمان، رقم:1535، صحیح الجامع الصغیر، رقم: 6204، ارواء الغلیل، رقم: 2561.

[2] صحیح بخاري، کتاب العلم، باب من کذب علی النبي ﷺ، رقم:109.

حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٢٢﴾ (المجادلة : 22)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ اُن سے راضی ہوگیا، اور وہ اُس سے راضی ہوگئے، وہی اللہ کی جماعت کے لوگ ہیں، آگاہ رہیے کہ اللہ کی جماعت کے لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔''

حدیث: 10

((وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِیْ، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ.)) [1]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے اصحاب کو گالی مت دو، اگر کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مد (پیمانہ) غلہ کے برابر بھی نہیں ہوسکتا، اور نہ اُن کے نصف مد کے برابر۔''

مسلمان کو کافر کہنا

حدیث: 11

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ: يَا كَافِرُ! فَقَدْ بَآءَ بِهٖ أَحَدُهُمَا.)) [2]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] صحيح بخاري، كتاب فضائل أصحاب النبى، باب قول النبى: ﴿لو كنت متخذا خليلا﴾، رقم:3673.

[2] صحيح بخارى، كتاب الأدب، باب من كفر أخاه من غير تأويل فهوكما قال، رقم: 6103.

جب کوئی شخص اپنے بھائی سے یہ کہتا ہے: اے کافر! تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔''

مسلمان کو ناحق قتل کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴾ (النساء : 93)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے گا، تو اُس کا بدلہ جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اُس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہوگی، اور اُس نے اُس کے لیے ایک بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

حدیث: 12

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ .)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ، اور اُسے قتل کرنا کفر ہے۔''

مسلمان کو ناحق تکلیف پہنچانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴾ (الاحزاب : 58)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر کسی قصور کے ایذا پہنچاتے ہیں، وہ بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اُٹھاتے ہیں۔''

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الأدب، باب ما ينهى من السباب واللعن، رقم: 6044.

حدیث: 13

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ شَرِّهِ .)) [1]

''اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک روزِ قیامت سب سے بدتر لوگ وہ ہوں گے، جن کے شر سے ڈرتے ہوئے لوگ اُن سے ملنا چھوڑ دیں۔''

لعنت کرنا

حدیث: 14

((وَعَنْ أَبِى الدَّرْدَاءِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَآءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَآءِ دُوْنَهَا ، ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ ، فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُوْنَهَا ، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا ، فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِیْ لُعِنَ ، فَإِنْ كَانَ لِذَالِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلٰى قَائِلِهَا .)) [2]

''اور سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کسی پر لعنت کرتا ہے، تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے، اُس کے لیے آسمان کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، پھر وہ زمین کی جانب گرتی ہے، تو اُس کے لیے زمین کے دروازے (بھی) بند کردیئے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں

[1] صحیح بخاري ، کتاب الأدب ، باب لم یکن النبی ﷺ ، فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا ، رقم: 6032.

[2] سنن ابي داؤد ، کتاب الأدب ، باب فی اللعن ، رقم:4905۔ صحیح الجامع الصغیر ، رقم:1672.

بائیں چکر کاٹتی ہے، جب اُسے کوئی راستہ نہیں ملتا تو جس پر لعنت کی گئی ہو، اُس کی جانب پلٹتی ہے، اگر وہ اُس کا مستحق ہو تو فبھا، وگرنہ کہنے والے کی جانب پلٹ آتی ہے۔"

نماز میں طمانیت ترک کرنا

حدیث: 15

((وَعَنْ أَبِیْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلوٰتِهٖ. قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَکَیْفَ یَسْرِقُ مِنْ صَلوٰتِهٖ؟ قَالَ: لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا.)) [1]

"اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بدترین چور نماز کا چور ہے۔ (اس پر) صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آدمی نماز کی چوری کیسے کرسکتا ہے؟ (جواباً) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ نماز کے رکوع وسجود پورے نہیں کرتا۔"

مقتدی کا امام سے (عمداً) سبقت لے جانا

حدیث: 16

((وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَا یَخْشَی أَحَدُکُمْ، إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ یَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ، أَوْ یَجْعَلَ اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ؟)) [2]

---

[1] مسند أحمد: 310/5، رقم: 226/42، صحیح ابن حبان، رقم: 1885۔ ابن حبان نے اس کو "صحیح" کہا ہے۔

[2] صحیح بخاري، کتاب الأذان، باب إثم من رفع رأسه قبل الإمام، رقم: 691.

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں وہ شخص جو امام سے پہلے اپنا سر اُٹھالیتا ہے، اس بات سے نہیں ڈرتا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اُس کا سر گدھے کے سر کی طرح بنادے یا اُس کی صورت کو گدھے کی سی صورت بنادے۔''

زکوٰۃ ادا نہ کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۟ۙ ﴾ (التوبة : 34)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں، اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو آپ انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجیے۔''

حدیث: 17

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَـالًا فَلَـمْ یُـؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِیْبَتَـانِ، یُـطَـوَّقُـهُ یَـوْمَ الْـقِیَـامَةِ، ثُـمَّ یَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَیْهِ، یَعْنِی بِشِدْقَیْهِ، ثُمَّ یَقُولُ: أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَـلَا ﴿ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ ﴾ (آل عمران : 180).)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا، اور اُس نے اُس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے روز اُس کا مال ایسے گنجے سانپ کی شکل اختیار کرکے جس کی آنکھوں پر دو (سیاہ) نقطے

[1] صحيح بخاري، كتاب الزكوٰة، باب إثم مانع الزكوٰة، رقم:1403.

ہوں گے، اُس کے گلے کا طوق بن جائے گا، پھر اُس کے دونوں جبڑے چیر کر کہے گا: میں تیرا مال اور خزانہ ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ''اور آپ ان لوگوں کا گمان نہ کریں جو بخل برتتے ہیں......۔''

بلا عذر رمضان کے روزے ترک کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ (البقرة : 183)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کردیئے گئے ہیں، ویسے ہی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ کی راہ اختیار کرو۔''

حدیث: 18

((وَعَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ؟ إِذَا رَجُلَانِ، فَأَخَذَا بِضُبْعَيَّ، فَأَتَيَابِي جَبَلًا وَعْرًا، فَقَالَالِیْ: اِصْعَدْ، حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِیْ سَوَاءِ الْجَبَلِ، فَإِذَا أَنَا بِصَوْتٍ شَدِيْدٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ الْأَصْوَاتُ؟ قَالَ: هٰذَا عُوَاءُ أَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِيْ؛ فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُّعَلَّقِيْنَ بِعَرَاقِيْبِهِمْ مُشَقَّقَةً أَشْدَاقُهُمْ، تَسِيْلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں سویا ہوا تھا، اور میرے پاس دو آدمی آئے، انھوں نے

[1] صحیح ابن حبان، رقم: 7448۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک مشکل چڑھائی والے پہاڑ پر لائے، اور دونوں نے کہا: اس پر چڑھیں۔ میں نے کہا: میں نہیں چڑھ سکتا۔ انھوں نے کہا: ہم آپ کے لیے سہولت پیدا کردیں گے۔ پس میں چڑھ گیا، یہاں تک کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا، جہاں میں نے شدید چیخ و پکار کی آوازیں سنیں۔ میں نے پوچھا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ انھوں نے بتایا: یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے۔ پھر وہ میرے ساتھ آگے بڑھے، جہاں میں نے چند لوگ اُلٹے لٹکے ہوئے دیکھے، جن کے منہ چیرے ہوئے ہیں اور ان سے خون بہہ رہا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کیا کرتے تھے۔''

بدعت ایجاد کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ ﴾

(الکهف: 103، 104)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہیے: کیا ہم تمھیں اعمال کے اعتبار سے سب سے زیادہ خسارہ پانے والے بتائیں؟ جن کی سعی دنیاوی زندگی میں اکارت گئی، جبکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یقیناً وہ اچھے کام کر رہے ہیں۔''

حدیث: 19

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا ، أَوْ آوٰی مُحْدِثًا ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا

عَدْلًا .)) ❶

''اور سیّدنا ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بدعت کا ارتکاب کیا یا بدعتی کو پناہ دی اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ کے ہاں اُس کی نفلی اور فرضی (دونوں) عبادتیں غیر مقبول ہیں۔''

سود خوری

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ﴾

(البقرة: 278، 279)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور جو سود لوگوں کے پاس باقی رہ گیا ہے، اگر ایمان والے ہو، تو اُسے چھوڑ دو۔ اگر تم نے ایسا نہیں کیا، تو اللہ سے اور اُس کے رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔''

حدیث: 20

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ .)) ❷

''اور سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے سود کھانے والوں، کھلانے والوں، لکھنے والوں اور گواہی دینے والوں سب پر لعنت فرمائی ہے، بلکہ فرمایا کہ یہ سب برابر کے گناہ گار ہیں۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینة، رقم:3327.

❷ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب لعن آكل الربا ومؤكله، رقم:4093.

رشوت لینا اور دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾

(البقرة : 188)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم اپنے اموال آپس میں ناحق نہ کھاؤ، اور نہ معاملہ حکام تک اس غرض سے پہنچاؤ، تا کہ لوگوں کے مال کا ایک حصہ ناجائز طور پر جانتے ہوئے کھا جاؤ۔''

حدیث: 21

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِی الْحُكْمِ .)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں پر لعنت کی ہے جو فیصلہ کرتے یا کراتے ہوئے رشوت لیں یا دیں۔''

زمین پر ناجائز قبضہ کرنا

حدیث: 22

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلٰى سَبْعِ أَرْضِيْنَ .)) [2]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد

---

[1] سنن الترمذي، كتاب الأحكام، باب ماجاء فی الراشی والمرتشی فی الحكم، رقم: 1336۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحيح بخاري، كتاب المظالم، باب إثم من ظلم شيئًا من الأرض، رقم:2454.

فرمایا: جس شخص نے ناحق کسی کی زمین کا تھوڑا سا حصہ بھی دبالیا، تو قیامت کے روز اُسے سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔“

یتیم کا مال کھانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝۱۰ ﴾ (النساء : 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب بھڑکتی آگ کا مزہ چکھیں گے۔“

حدیث: 23

((وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَرْبَعٌ: حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ ، وَلَا يُذِيْقَهُمْ نَعِيْمَهَا: مُدْمِنُ الْخَمْرِ ، وَآكِلُ الرِّبَا ، وَآكِلُ مَالِ الْيَتِيْمِ بِغَيْرِ حَقٍّ ، وَالْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ .)) [1]

”اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ وہ چار آدمیوں کو جنت میں داخل نہیں کرے گا، اور نہ وہاں کی نعمتوں کا انھیں مزہ چکھائے گا، (وہ چار قسم کے لوگ مندرجہ ذیل ہیں:) 1 مسلسل شراب پینے والا یعنی عادی شرابی۔ 2 سود کھانے والا۔ 3 یتیم کا مال ناجائز طریقے سے کھانے والا۔ 4 اپنے والدین کی نافرمانی کرنے والا۔“

[1] مستدرك حاكم، رقم: 2307۔ امام حاکم نے اسے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

حرام مال کھانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ (البقرة : 188)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور تم اپنے اموال آپس میں ناحق نہ کھاؤ۔“

حدیث :24

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ ﴿يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝۵۱ؕ﴾ (المؤمنون: 51) وَقَالَ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾ (البقرة:172) ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَآءِ، يَا رَبِّ يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ؟)) [1]

”اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ پاک ہے، پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو بھی اُسی بات کا حکم دیا ہے، جس کا اپنے رسولوں کو حکم دیا تھا: اے میرے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو، بے شک میں تمہارے عملوں کو خوب جانتا ہوں۔ اور اہل ایمان سے کہا: اے ایمان والو! ہماری عطا کردہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ پھر آپ نے ایک آدمی کا تذکرہ کیا جو ایک طویل سفر طے کرتا ہے اور

[1] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، رقم:1015.

بکھرے بال، پراگندہ حالت والا ہوتا ہے، اور آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر صدا لگاتا ہے: اے میرے پالنہار! اے میرے پروردگار! حالانکہ اُس کا کھانا حرام، اُس کا پینا حرام، اُس کا پہننا حرام، (حتی کہ) اُس کی ساری غذا حرام ہوتی ہے، پھر بھلا اُس کی دُعا کیسے مقبول ہوگی؟''

ناپ تول میں کمی کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝۳۵ ﴾ (بنی اسرائیل : 35)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب ناپو تو پیمانہ بھر کردو، اور درست ترازو سے وزن کرو، یہی بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے زیادہ اچھا ہے۔''

حدیث :25

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ . خَمسٌ إِذَا ابْتُلِيْتُمْ بِهِنَّ ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ تُدْرِكُوْا هُنَّ . . . . وَلَمْ يُنْقِصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ ، إِلَّا أُخِذُوْا بِالسِّنِيْنَ وَشِدَّةِ الْمُؤْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ .)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! جب تمہیں ان کے ذریعہ آزمایا جائے تو پانچ چیزوں سے میں تمہارے حق میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان کو پاؤ۔ جن میں سے ایک چیز یہ ذکر کی: جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان میں قحط سالی، معاش کی مصیبت اور ظالم بادشاہ اُن پر مسلط کر دیتا ہے۔''

[1] سنن ابن ماجه ، كتاب الفتن ، باب العقوبات ، رقم: 4019۔ علامہ البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

خیانت کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (الانفال : 27)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو، اور جانتے ہوئے اپنے پاس موجود امانتوں میں خیانت نہ کرو۔“

حدیث :26

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ .)) [1]

”اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں: (1) جب بات کرے، تو جھوٹ بولے۔ (2) جب وعدہ کرے، تو خلاف ورزی کرے۔ (3) اور جب اُس کے پاس (کوئی) امانت رکھی جائے، تو خیانت کرے۔“

ظلم کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (الشوریٰ : 42)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”الزام ان لوگوں پر ہے، جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں، اور زمین میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں، انہی کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

---

[1] صحيح بخاري ، كتاب الإيمان ، باب علامات المنافق ، رقم: 33 .

حدیث: 27

((وَعَـنْ اَبِـیْ هُـرَيْـرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ ﷺ قَـالَ: اَتَـدْرُونَ مَا الْـمُفْلِسُ؟ قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ: اِنَّ الْـمُـفْـلِـسَ مِنْ اُمَّتِی، يَاْتِی مَنْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ، وَيَـاْتِـی قَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَقَذَفَ هٰذَا، وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَـفَكَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا، فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ، قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ، اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کسے کہتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہمارے نزدیک مفلس وہ ہے، جس کے پاس روپے پیسے ہوں نہ کوئی سازوسامان تو رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اُمت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ اور زکوٰۃ جیسی نیکیاں لے کر حاضر ہوگا، لیکن کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال ہڑپ کیا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ لہٰذا اُس کی (تمام) نیکیاں مظلوموں کو تقسیم کردی جائیں گی۔ اور اگر اُس کی نیکیاں ختم ہوگئیں اور مظلوموں کے حقوق باقی رہ گئے، تو پھر ان کے گناہ اُس (ظالم) کے نامۂ اعمال میں ڈال دیئے جائیں گے، اور بالآخر اُس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم الظلم، رقم:6579.

جانوروں پر ظلم کرنا

حدیث :28

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِی هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ .)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت ''بلی'' کی وجہ سے جہنم میں گئی۔ اُس نے بلی کو باندھ دیا، اور اُسے کھانا دیا، نہ اُسے چھوڑا کہ وہ چل پھر کر زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔''

احسان جتلانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ﴾ (البقرة : 264)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور اذیت پہنچا کر ضائع نہ کرو۔''

حدیث :29

((وَعَنْ أَبِی ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ

---

[1] صحيح بخاري، كتاب بدء الخلق، باب إِذَا وقع الذباب فی شراب أحدكم فيلغمسه ...... الخ، رقم:3318.

الْكَاذِبِ .)) [1]

''اور سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین قسم کے آدمیوں سے نہ بات کرے گا، نہ ان کی طرف (نظرِ رحمت سے) دیکھے گا، اور نہ انھیں پاک کرے گا، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ (وہ آدمی مندرجہ ذیل ہیں:) 1 احسان جتلانے والا، 2 اپنی شلوار یا پینٹ ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا، 3 اپنا سامانِ تجارت جھوٹی قسم کے ذریعہ فروخت کرنے والا۔''

غیبت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ﴾ (الحجرات : 12)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا گوارہ کرے گا، تم اُسے بالکل گوارا نہیں کروگے۔''

حدیث: 30

((وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ. قِيلَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِي مَا اَقُولُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ، فَقَدْ بَهَتَّهُ .)) [2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار، رقم:293.

[2] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم العيبة، رقم:6593.

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو، غیبت کسے کہتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا ایسی بات کے ساتھ ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو، غیبت ہے۔ کسی نے کہا: اگر میرے بھائی میں وہ عیب پایا جاتا ہو تو؟ آپ نے فرمایا: جو عیب تم بیان کر رہے ہو، اگر وہ اُس میں پایا جاتا ہے تو تم نے اُس کی غیبت کی، اور اگر وہ اُس میں نہیں پایا جاتا، تو تم نے اُس پر بہتان تراشا۔“

وعدہ خلافی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝۳۴ ﴾

(بنی اسرائیل : 34)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور عہد و پیمان کو پورا کرو، بے شک عہد و میثاق کے بارے میں (قیامت کے دن) پوچھا جائے گا۔“

حدیث: 31

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ .)) [1]

”اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایفائے عہد نہیں کرتا، وہ کامل ایمان دار نہیں ہے۔“

---

[1] مسند احمد، 135/3، رقم:1283، شعب الایمان للبیهقی، رقم:4354، صحیح الجامع الصغیر، رقم:7179، مشکوۃ المصابیح، رقم:35.

پڑوسیوں سے بدسلوکی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَاۙ ﴾ (النساء : 36)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور اللہ کی عبادت کرو، اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ، اور والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، اور رشتہ داروں اور یتیموں، مسکینوں، رشتہ دار پڑوسی، اجنبی پڑوسی، پہلو سے لگے ہوئے دوست ،مسافر، غلام اور لونڈیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو، بے شک اللہ اکڑنے والے اور بڑا بننے والے کو پسند نہیں کرتا۔“

حدیث: 32

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فُلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ كَثِيْرَةِ صَلَاتِهَا، وَصِيَامِهَا، وَصَدَقَتِهَا، غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا! قَالَ: هِيَ فِي النَّارِ، قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَإِنَّ فُلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا، وَصَدَقَتِهَا، وَصَلَاتِهَا، وَاَنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الاَقِطِ، وَلَا تُؤْذِي جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا! قَالَ: هِيَ فِي الْجَنَّةِ.)) [1]

”اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے

---

[1] مسند احمد، 440/2، رقم: 119، صحیح ابن حبان، رقم: 5764، الادب المفرد، رقم: 119، سلسلة الأحاديث الصحيحه، رقم: 190.

پوچھا: اے اللہ کے رسول! فلاں عورت بکثرت نماز، روزوں اور صدقات کی وجہ سے مشہور ہے، لیکن ساتھ ہی وہ پڑوسیوں کو اپنی زبان سے ستاتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جہنم میں جائے گی۔ اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول! فلاں عورت اپنی کم نماز، کم روزے اور کم صدقات کی وجہ سے مشہور ہے، اور (صدقہ کرتی ہے تو صرف) پنیر کا ایک بڑا ٹکڑا صدقہ کرتی ہے، لیکن اُس کے پڑوسی، اُس کی زبان سے محفوظ ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جنت میں جائے گی۔"

مزدور کو پوری اجرت نہ دینا

حدیث :33

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَعْطُوْا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ.)) [1]

"اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مزدور کو اُس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اُس کی مزدوری ادا کرو۔"

قرض ادا نہ کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا﴾

(النساء : 58)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے مالکوں تک پہنچا دو۔"

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الرهن، باب أجر الأجير، رقم:2443، مشكوة المصابيح، رقم:2987، اِرواء الغليل، رقم:1498۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

حدیث: 34

((وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَاذَا نُزِلَّ مِنَ التَّشْدِيْدِ؟ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ، لَوْ أَنَّ رَجُلاً قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، ثُمَّ أُحْيِيَ ، ثُمَّ قُتِلَ ، ثُمَّ أُحِيَ ثُمَّ قُتِلَ ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ دَيْنُهُ .)) [1]

''اور سیّدنا محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (سبحان اللہ) اللہ تعالیٰ نے قرض کے بارے میں کتنا سخت حکم نازل فرمایا ہے، مجھے اُس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر ایک آدمی اللہ کے راستے میں شہید کردیا جائے، پھر زندہ کر دیا جائے، پھر شہید کر دیا جائے، پھر زندہ کر دیا جائے، اور پھر شہید کر دیا جائے اور اُس پر قرض ہو، تو وہ آدمی اُس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکتا، جب تک اُس کا قرض ادا نہ کردیا جائے۔''

چوری کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۳۸﴾ (المائدة : 38)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''چور اور چورنی کے ہاتھ کاٹ دیا کرو، یہ اُن کے کیے کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عذاب کے طور پر، اور اللہ قوت وحکمت والا ہے۔''

حدیث: 35

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَعَنَ اللّٰهُ

---

[1] سنن نسائی ، کتاب البیوع ، باب التغليظ فی الدین ، رقم: 4684۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ.)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایسے چور پر لعنت ہو کہ جو ایک انڈہ چوری کرتا ہے، اور اس کے عوض اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے، اور ایک رسّی بھی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔''

جوا کھیلنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۹۰ ﴾

(المائدة : 90)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! بے شک شراب، جوا، وہ پتھر جن پر بتوں کے نام سے جانور ذبح کیے جاتے ہیں، اور فال نکالنے کے تیر، ناپاک ہیں، اور شیطان کے کام ہیں۔ پس تم اُن سے بچو، شاید کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

حدیث: 36

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْخَمْرَ، وَالْمَيْسِرَ، وَالْكُوبَةَ.)) [2]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحدود، باب قول اللّٰہ تعالیٰ (والسارق والسارقة فاقطعوا ایدھما) رقم: 6799.

[2] سنن ابی داؤد، کتاب الأشربه، باب الأوعية، رقم: 3696- علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھ پر شراب، جوا اور شطرنج حرام قرار دیا ہے۔''

شراب نوشی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ ﴾ (المائدة: 90، 91)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! بے شک شراب، جوا، وہ پتھر جن پر بتوں کے نام سے جانور ذبح کیے جاتے ہیں، اور فال نکالنے کے تیر نا پاک ہیں، اور شیطان کے کام ہیں، پس تم اُن سے بچو شاید کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ بے شک شیطان شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کرنا چاہتا ہے، اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دینا چاہتا ہے، تو کیا تم لوگ (اب) باز آجاؤ گے۔''

حدیث: 37

((وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَّسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ، قَالُوا: يَا رَّسُولَ اللّٰهِ! وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ .)) [1]

''اور سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لیے اپنے اوپر عہد کر رکھا ہے کہ جو نشہ آور اشیاء استعمال

[1] صحيح مسلم، كتاب الأشربة، رقم: 5217.

کرتے ہیں، اُنہیں "طینة الخبال" میں سے ضرور پلائے گا، صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! "طینة الخبال" کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم کا پسینہ اور اُن کی گندگیوں کا نچوڑ۔"

زنا کاری

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۝۳۲﴾

(بنی اسرائیل : 32)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "زنا کے قریب نہ جاؤ، بلاشبہ وہ بڑی بے شرمی کا کام ہے، اور بُرا راستہ ہے۔"

حدیث :38

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ: لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ، قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، شَيْخٌ زَانٍ ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ.)) [1]

"اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین افراد ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت نہ کلام فرمائے گا، نہ انہیں پاک کرے گا، اور نہ ہی ان کی طرف نظر فرمائے گا، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، (اور وہ تین افراد مندرجہ ذیل ہیں): 1 بوڑھا آدمی جو زنا کرتا ہے۔ 2 جھوٹ بولنے والا بادشاہ۔ 3 متکبر فقیر۔"

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار، رقم:296.

لواطت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ٘ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۸﴾ اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَ تَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ۬ۙ وَ تَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَؕ﴾ (العنکبوت : 28، 29)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے لوط کو نبی بنا کر بھیجا، جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: تم ایسی برائی کرتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا والوں میں سے کسی نے بھی نہیں کی ۔ کیا تم مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو، راہ چلتے مسافروں کو لوٹتے ہو اور اپنی مجلسوں میں بے حیائی کے کام کرتے ہو۔''

حدیث: 39

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ أَتٰى رَجُلًا أَوْ اِمْرَأَةً فِى الدُّبُرِ .)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے مرد کو (روزِ قیامت) نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا، جو کسی مرد کے پاس شہوت سے آتا ہے، یا عورت کے پاس غیر فطری راستے سے آتا ہے۔''

تکبر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾﴾ (النحل : 23)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تکبر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔''

---

[1] سنن ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی کراھیة ایتان النسآء فی أدبارھن، رقم: 1165۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

حدیث:40

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ، قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنَةً، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ.)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے دل میں ایک رتی برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں نہیں جائے گا، ایک شخص نے عرض کی: (اے اللہ کے رسول!) آدمی چاہتا ہے کہ اُس کے کپڑے اچھے ہوں، اس کا جوتا عمدہ ہو، (تو یہ تکبر ہوگا؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ اور تکبر تو اپنی انانیت کی وجہ سے حق بات کو جھٹلانا اور دوسرے لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 265.

فہرست آیاتِ قرآنیہ

نمبر شمار	طرف الآیۃ	صفحہ نمبر
1:	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ	14
2:	وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ	15
3:	اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ	15
4:	وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ	16
5:	قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ	18
6:	اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ	19
7:	كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُ	19
8:	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ	21
9:	وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ	23
10:	وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ	23
11:	وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ	26
12:	وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ	26
13:	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ	27
14:	قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا	28
15:	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِيَ	29
16:	وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ	30
17:	اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا	31

18: يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا 32
19: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ 32
20: وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ 33
21: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ 34
22: اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ 34
23: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ 36
24: وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ 37
25: وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا 38
26: وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا 39
27: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا 40
28: وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَيْدِيَهُمَا 41
29: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ 42
30: وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً 44
31: وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ 45
32: اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ 45

فہرست احادیثِ نبویہ

نمبر شمار	طرف الحدیث	صفحہ نمبر
1:	أَلا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ	16
2:	لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى	15
3:	أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ: وَهُوَ يَقْرَأُ فِي سُوْرَةِ بَرَاءَةِ	16
4:	مَنْ أَتٰى كَاهِنًا اَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ	17
5:	قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي وَسْطِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ	18
6:	إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ	19
7:	إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ اَلشِّرْكُ الْأَصْغَرُ	20
8:	مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ	21
9:	مَنْ يَّقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ	21
10:	لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِيْ، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ	22
11:	إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ: يَا كَافِرٌ! فَقَدْ بَآءَ بِهٖ أَحَدُ هُمَا	22
12:	سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ	23
13:	إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ	24
14:	إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَآءِ	24
15:	أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ	25
16:	أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ، إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ	25

17:	مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ	26
18:	بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ؟ إِذَا رَجُلَانِ	27
19:	فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا ، أَوْ آوىٰ مُحْدِثًا	28
20:	لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا ، وَمُوكِلَهُ	29
21:	لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ	30
22:	مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ	30
23:	أَرْبَعٌ: حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ	31
24:	أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا	32
25:	يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ . خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيْتُمْ بِهِنَّ	33
26:	آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ	34
27:	أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ	35
28:	دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِى هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا	36
29:	ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ	36
30:	اَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ	37
31:	لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ	38
32:	اِنَّ فُلَانَةً يُذْكَرُ مِنْ كَثِيْرَةِ صَلَاتِهَا	39
33:	اَعْطُوْا الْأَجِيرَ أَجْرَهٗ قَبْلَ أَنْ يَجُفَّ عَرَقُهٗ	40
34:	سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَاذَا نُزِلَّ مِنَ التَّشْدِيْدِ	41
35:	لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ	41
36:	اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَىَّ الْخَمْرَ ، وَالْمَيْسِرَ ، وَالْكُوْبَةَ	42

37: اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ 43
38: ثَـلاثَةٌ : لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ 44
39: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ أَتٰى رَجُلاً 45
40: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِى قَلْبِهٖ 46

مراجع ومصادر

1: قرآن حكيم.

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.